

درود نہ پڑھنے کی سزا

ابن الحسن محمدی

① سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ؛ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ».

”جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے تو وہ بخیل ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 201/1؛ سنن الترمذي: 3546؛ فضل الصلاة على النبي للإمام

إسماعيل القاضي: 32؛ المستدرک على الصحيحين للحاكم: 549/1؛ وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (3546) نے ”حسن صحیح غریب“، امام ابن حبان رحمہ اللہ

(909) نے ”صحیح“ اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ”صحیح الاسناد“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے

”صحیح“ قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَا يَقْصُرُ عَنْ دَرَجَةِ الْحَسَنِ .

”یہ حدیث حسن درجہ سے کم نہیں۔“ (فتح الباری: 11/186)

② سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ؛ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ».

”اس آدمی کا ناک خاک آلود ہو، جس کے سامنے میرا تذکرہ ہو، لیکن وہ مجھ پر

درود نہ پڑھے۔“

(مسند الإمام أحمد: 254/2؛ سنن الترمذي: 3545؛ فضل الصلاة على النبي للقاضي

إسماعيل: 16؛ وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”حسن غریب“ اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (908) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

③ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى مِرْقَاقٍ قَالَ: «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ: «آمِينَ»، ثُمَّ صَعِدَ، فَقَالَ: «آمِينَ»، فَقَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: مَنْ أَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ؛ فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ؛ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ أَدْرَكَ أَبْوَيْهَ أَوْ أَحَدَهُمَا، فَمَاتَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ؛ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْتُ: آمِينَ، قَالَ: وَمَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ، قُلْتُ: آمِينَ».

”رسول اکرم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ جب پہلی سیڑھی پر پاؤں مبارک رکھا تو آمین کہا، پھر (دوسری سیڑھی پر) چڑھے تو دوبارہ آمین کہا، پھر (تیسری سیڑھی پر) چڑھے تو پھر آمین کہا۔ پھر ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریل آئے تھے اور (جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو) انہوں نے کہا: جو شخص رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس حالت میں مر جائے کہ (رمضان کی عبادت کی وجہ سے) اس کی مغفرت نہ ہو سکے، تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دُور کر دے۔ میں نے آمین کہا۔ (جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو) انہوں نے کہا: جو شخص اپنے ماں باپ دونوں کو یا کسی ایک کو پائے، پھر اس حالت میں مر جائے کہ (ان کی خدمت کی بنا پر) اس کی مغفرت نہ ہو سکے، تو اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دُور کر دے۔ میں نے

آمین کہا۔ (جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو) انہوں نے کہا: جس شخص کے پاس آپ کا ذکر ہوا اور وہ آپ پر درود نہ پڑھے، اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دُور کر دے۔ اس پر بھی میں نے آمین کہا۔

(المعجم الأوسط للطبرانی: 8131؛ مسند أبي يعلى: 5922، وسنده حسن)

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں :

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ : « آمِينَ ، آمِينَ ، آمِينَ » ، فَقِيلَ لَهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا كُنْتَ تَصْنَعُ هَذَا ، فَقَالَ : « قَالَ لِي جَبْرِيلُ : ارْغَمِ اللَّهَ أَنْفُ عَبْدٍ - أَوْ بَعْدَ - دَخَلَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ ، فَقُلْتُ : آمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ - أَوْ بَعْدَ - أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ أَوْ أَحَدَهُمَا لَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ ، فَقُلْتُ : آمِينَ ، ثُمَّ قَالَ : رَغِمَ أَنْفُ عَبْدٍ - أَوْ بَعْدَ - ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ ، فَقُلْتُ : آمِينَ »

”رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے تو تین دفعہ آمین کہا۔ پوچھا گیا کہ اللہ کے رسول! آپ پہلے تو ایسا نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام نے کہا: اللہ تعالیٰ اس شخص کو ذلیل کرے جو رمضان میں موجود ہو لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ذلیل ہو، جو اپنے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو پائے، لیکن ان کی خدمت اسے جنت میں داخل نہ کرے۔ میں نے آمین کہا۔ پھر جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ذلیل ہو

جائے جس کے پاس آپ کا ذکر ہو، لیکن وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے اس پر بھی آمین کہا، (صحیح ابن خزيمة: 1888، وسندہ حسن)

④ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «احْضَرُوا الْمِنْبَرَ، فَحَضَرْنَا، فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: «آمِينَ»، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ، قَالَ: «إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَرَضَ لِي، فَقَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ رَمْضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ ذَكَرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ، قُلْتُ: آمِينَ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ: بُعْدًا لِمَنْ أَدْرَكَ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: آمِينَ».

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منبر لاؤ۔ ہم منبر لائے تو آپ ﷺ پہلی سیڑھی پر چڑھے اور آمین کہا۔ جب دوسری سیڑھی پر چڑھے تو آمین کہا۔ جب تیسری سیڑھی پر چڑھے تو پھر آمین کہا۔ جب آپ ﷺ نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آج ہم نے آپ سے ایسی چیز سنی ہے، جو پہلے نہیں سنتے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور فرمایا: اس شخص کے لیے ہلاکت ہو، جو رمضان کو پائے، لیکن اس کی مغفرت نہ ہو سکے۔ میں نے آمین کہہ دیا۔ جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ہلاک ہو، جس کے پاس آپ کا تذکرہ ہو، لیکن وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ میں نے آمین کہہ دیا۔ جب میں تیسری سیڑھی پر چڑھا تو جبریل علیہ السلام نے کہا: وہ شخص بھی ہلاک ہو، جس کے پاس اس کے والدین یا دونوں میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو اور وہ اس کے جنت میں داخلے کا سبب نہ بن سکیں۔ میں نے پھر آمین کہہ دیا۔“

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 4/153، وسندہ حسن)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”صحیح الاسناد“ اور حافظ ذہبی نے ”صحیح“ کہا ہے۔

تنبیہ :

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «مَنْ ذُكِرْتُ عَنْدهُ، فَخَطِيَّ الصَّلَاةَ عَلَيَّ؛ خَطِيَّ طَرِيقَ الْجَنَّةِ». ”جس شخص کے پاس میرا ذکر کیا جائے، لیکن مجھ پر درود نہ پڑھے، وہ جنت کے راستے سے بھٹک گیا۔“

(الذرية الطاهرة للدولابي، ص: 88، المعجم الكبير للطبراني: 128/3)

اس کی سند ”ضعیف“ ہے۔ اس میں محمد بن بشر کنڈی راوی غیر ثقہ ہے۔



درود پاک کے مختلف الفاظ

ابو عبد اللہ صارم

① عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی، کہنے لگے: کیا میں آپ کو عظیم الشان تحفہ نہ دوں، جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن رکھا ہے، میں نے عرض کیا: جی ضرور! کہنے لگے: ہم نے رسول اللہ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! آپ کے اہل بیت پر کیسے درود بھیجا جائے، جب کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر سلام کے متعلق تو تعلیم دے دی ہے (درود کے متعلق نہیں)؟ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: درود یوں پڑھا کرو:

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”اے اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی

شان والا ہے۔“ (صحیح البخاری: 3370؛ صحیح مسلم: 406)

② سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!

آپ پر درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ ﷺ نے یہ الفاظ سکھائے:

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”اے اللہ! محمد کریم ﷺ اور محمد کریم ﷺ کی آل پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔ اے اللہ! محمد کریم ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تُو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 162/2؛ سنن النسائي: 1290، وسنده حسن)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی سند کو ”حسن“ قرار دیا ہے۔

(التلخيص الحبير: 1/268)

③ سیدنا ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ: أَمَرَنَا اللَّهُ تَعَالَى أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى تَمَنَّيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ

عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ».

”رسول اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ ہم اس وقت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے۔ سیدنا بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم آپ پر کیسے درود پڑھیں؟ آپ ﷺ خاموش رہے، حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی، کاش بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے یہ سوال نہ کرتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! محمد ﷺ اور محمد ﷺ کی آل پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، نیز محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل کر، جیسا کہ تُو نے جہانوں میں سے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔ (پھر فرمایا:) سلام اسی طرح ہے، جیسے تم جانتے ہو۔“

(الموطأ للإمام مالک: 1/179؛ صحیح مسلم: 405)

③ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کیسے پڑھیں؟ اس پر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! محمد ﷺ، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر رحمت نازل کر، جیسا کہ تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی، نیز محمد ﷺ، آپ کی ازواج اور آپ کی اولاد پر برکت نازل کر، جیسا کہ تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی، یقیناً تو قابلِ تعریف، بڑی شان والا ہے۔“

(الموطأ للإمام مالک: 165/1؛ صحیح البخاری: 3369؛ صحیح مسلم: 407)

⑤ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا التَّسْلِيمُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ».

”ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! سلام کا طریقہ تو یہ ہے (جو ہم جانتے ہیں)، لیکن ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! تُو اپنے بندے اور رسول، محمد ﷺ پر رحمت نازل کر، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام کی آل پر رحمت نازل کی۔ نیز تُو محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی۔“ (صحیح البخاری: 4798، 6358)

⑥ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ».

إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ».

”ہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! تُو محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت و برکت نازل فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت و برکت نازل فرمائی تھی، بلاشبہ تُو قابلِ تعریف اور بڑی شان والا ہے۔“

(شرح مشکل الآثار للطحاوي: 75/3، وسندہ صحیح)

اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَهَذَا الْإِسْنَادُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ.
”یہ سند امام بخاری و مسلم رحمہما کی شرط پر صحیح ہے۔“

(جلاء الأفهام في فضل الصلاة على محمد خير الأنام: 44)

علامہ مقریزی رحمہ اللہ (۷۶۱-۸۴۵ھ) فرماتے ہیں:

وَهَذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الْبُخَارِيِّ وَمُسْلِمٍ.
”یہ سند امام بخاری و مسلم رحمہما کی شرط پر صحیح ہے۔“

(إمتاع الأسماع بما للنبي من الأحوال والأموال والحفدة والمتاع: 37/11)

④ خالد بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَبْدَ الْحَمِيدِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ دَعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ حِينَ عَرَسَ عَلَى ابْنِهِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَيْسَى، كَيْفَ بَلَغَكَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مُوسَى: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ زَيْدٌ: أَنَا

سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِي : كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ؟ قَالَ : «صَلُّوا وَاجْتَهِدُوا، ثُمَّ قُولُوا : اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» .

”عبدالحمید بن عبدالرحمن نے جب اپنے بیٹے کا ولیمہ کیا تو موسیٰ بن طلحہ سے کہا: ابو عیسیٰ! نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنے کے حوالے سے آپ کے پاس کیا تعلیم پہنچی ہے؟ موسیٰ کہنے لگے: میں نے نبی اکرم ﷺ پر درود کے بارے میں سیدنا زید بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تھا۔ انہوں نے کہا تھا: میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: آپ پر درود کیسے پڑھا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھو اور (ذکر الہی میں) خوب کوشش کرو، پھر کہو: اے اللہ! تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی تھی، بلاشبہ تو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 1/199؛ سنن النسائي: 1292، وسنده صحيح)

سنن نسائی کے الفاظ یہ ہیں:

«اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ» .

⑧ سیدنا ابوسعود انصاری بیان کرتے ہیں:

أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، قَالَ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ؛ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”ایک شخص آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ ہم بھی آپ ﷺ کے پاس ہی موجود تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ پر سلام کا طریقہ تو ہم جان چکے ہیں، لیکن جب نماز میں ہم آپ پر درود پڑھنا چاہیں تو کس طرح پڑھیں؟ اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے۔ آپ ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ ہم نے خواہش کی، کاش یہ شخص آپ سے سوال نہ کرتا۔ (پھر) آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود پڑھو تو یوں کہو: اے اللہ! امیٰ محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی تھی، نیز تُو امیٰ محمد ﷺ اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تُو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 4/119؛ سنن الدارقطني: 1/354، 355، وسنده حسن)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۷۱۱ھ) اور امام ابن حبان (۱۹۵۹ھ) رحمۃ اللہ علیہ نے ”صحیح“ کہا ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (۲۶۸ھ) نے اسے ”امام مسلم کی شرط پر صحیح“ کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ.
”یہ سند حسن اور متصل ہے۔“

⑨ سیدنا ابو مسعود انصاری رحمہ اللہ ہی کا بیان ہے:

قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: «قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ».

”رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! ہم آپ پر درود کس طرح پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یوں کہو: اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت و برکت نازل فرما، جس طرح تُو نے جہانوں میں ابراہیم علیہ السلام پر برکت نازل فرمائی تھی۔ بلاشبہ تُو قابل تعریف اور بڑی شان والا ہے۔“

(مسند الإمام أحمد: 4/118، وسنده صحيح)

⑩ سیدنا عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے:

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَحْسِنُوا الصَّلَاةَ عَلَيْهِ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ، لَعَلَّ ذَلِكَ يُعَرِّضُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَقَالُوا لَهُ: فَعَلِمْنَا، قَالَ، قُولُوا: اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ، وَرَحْمَتَكَ، وَبَرَكَاتِكَ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامِ الْمُتَّقِينَ، وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ،

مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ، إِمَامُ الْخَيْرِ، وَقَائِدُ الْخَيْرِ، وَرَسُولُ
الرَّحْمَةِ، اللَّهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَغِطُّهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ،
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى
مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ.

”جب تم لوگ رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھو تو اچھے الفاظ میں درود پڑھا کرو، کیوں
کہ تمہیں معلوم نہیں کہ شاید وہ آپ ﷺ پر پیش کیا جائے۔ لوگوں نے کہا: پھر آپ
ہمیں وہ الفاظ سکھا دیجیے۔ انہوں نے فرمایا: یوں کہا کرو: اے اللہ! تُو سید المرسلین،
امام المتقین اور خاتم النبیین، جناب محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، جو
تیرے بندے و رسول، امام الخیر، قائد الخیر اور رسولِ رحمت ہیں۔ اے اللہ! تُو انہیں
اس مقامِ محمود پر فائز فرما، جس کی وجہ سے اولین و آخرین ان سے رشک کریں
گے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اس طرح رحمت فرما، جس طرح تُو نے
ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابلِ تعریف اور بزرگی والا
ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ اور ان کی آل پر اس طرح برکت نازل فرما، جس طرح تُو
نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی تھی، بلاشبہ تُو ہی قابلِ تعریف
اور بزرگی والا ہے۔“

(سنن ابن ماجہ: 906؛ المعجم الكبير للطبراني: 115/9؛ ح: 8594؛ مسند الشاشي: 611؛

الدعوات الكبير للبيهقي: 177، وسنده صحيح)

حافظ مغلطائی نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔ (شرح ابن ماجہ: 1/1529)

⑪ تابعی کبیر یزید بن عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهُمْ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَقُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ.

”وہ (صحابہ و تابعین) یہ الفاظ کہنا پسند کرتے تھے: اے اللہ! تو نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلامتی ہو۔“

(فضل الصلاة على النبي للإمام إسماعيل بن إسحاق: 60، وسنده صحيح)

⑫ قصہ معراج میں منقول ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا جبرائیل کے ہمراہ

تیسرے آسمان پر گئے تو ان سے پوچھا گیا:

وَمَنْ مَعَكَ؟ ”آپ کے ساتھ کون ہیں؟“

اس پر جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا:

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”میرے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔“ (صحیح مسلم: 162)

✽ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا امت کا تواتر کے ساتھ

اتفاقی عمل سے بھی ثابت ہے، جو کہ ایک مستقل دلیل کی حیثیت رکھتا ہے۔

✽ دیگر انبیاء کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ بھی صلی اللہ علیہ وسلم کہنا درست ہے، جیسا

کہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ».

”چنانچہ عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم (آسمان سے) اتریں گے۔“



(صحیح مسلم: 2/392، ح: 2897)

فائدہ ① :

جب درود میں محمد ﷺ کے ساتھ صرف آل کا ذکر ہو تو وہاں آپ ﷺ کی ازواج اور مؤمن رشتہ داروں کے ساتھ ساتھ تمام متبعین مؤمنین بھی مراد ہوں گے اور جب آل کے ساتھ ازواج وغیرہ کا الگ ذکر موجود ہو تو آل سے مراد صرف متبعین ہوں گے۔

فائدہ ② :

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَفَى بَيْنَ كَفِّيهِ،
التَّشَهُدَ، كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ : التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ،
وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا، فَلَمَّا
قُبِضَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے تشہد اس حال میں سکھایا کہ میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دو ہاتھوں کے درمیان تھا اور یوں سکھایا جیسے آپ ﷺ مجھے قرآن کریم کی سورت سکھاتے تھے؛ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ۔ (السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ [اے نبی آپ پر سلامتی ہو] والے الفاظ ہم اس وقت پڑھتے تھے) جب آپ ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے۔ جب آپ ﷺ فوت ہو گئے تو ہم یوں پڑھنے لگے: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو)۔“

(مسند الإمام أحمد: 414/1، صحيح البخاري: 6265، واللفظ له)

اس حدیث کی شرح میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَأَمَّا هَذِهِ الزِّيَادَةُ؛ فَظَاهِرُهَا أَنَّهُمْ كَانُوا يَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ بِكَافِ الْخِطَابِ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ تَرَكُوا الْخِطَابَ، وَذَكَرُوهُ بِلَفْظِ الْغَيْبَةِ، فَصَارُوا يَقُولُونَ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ.

”حدیث میں ان زائد الفاظ کا ظاہر معنی یہی ہے کہ صحابہ کرام، نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں مخاطب کے صیغے کے ساتھ کہتے تھے: اے نبی! آپ پر سلامتی ہو۔ لیکن جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو صحابہ کرام نے مخاطب کا صیغہ ترک کر دیا اور غائب کے صیغے کے ساتھ تشہد میں سلام پڑھنا شروع کر دیا، چنانچہ وہ یوں کہتے تھے: اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو۔“

(فتح الباري شرح صحيح البخاري: 56/11)

قاسم بن محمد بن ابی بکر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَعْلَمُنَا التَّشَهُدَ، وَتُسَبِّحُ بِيَدِهَا، تَقُولُ: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ

وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

”سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، ہمیں تشہد سکھاتی اور ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتی تھیں۔ وہ کہتی تھیں: التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی غائب کے صیغے کے ساتھ تشہد میں سلام پڑھتی تھیں)۔“

(المُخْلَصَاتُ لِأَبِي الطَّاهِرِ الْمُخْلَصِ: 2521، وسنده صحيح)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ایک روایت مخاطب کے صیغے کے ساتھ یہ الفاظ ہیں:

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(المُخْلَصَاتُ لِأَبِي الطَّاهِرِ الْمُخْلَصِ: 450، وسنده صحيح)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی غائب کے صیغے کے ساتھ بایں الفاظ تشہد پڑھ لیا کرتے تھے:

بِسْمِ اللَّهِ، التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ، الصَّلَوَاتُ لِلَّهِ، الزَّكَايَاتُ لِلَّهِ، السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ.

(المَوْطَأُ لِلْإِمَامِ مَالِكٍ: 91/1، وسنده صحيح)

عظیم تابعی، امام عطاء بن ابورباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ كَانُوا يَقُولُونَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ :
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ، فَلَمَّا مَاتَ قَالُوا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .

”صحابہ کرام نبی اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ میں (تشہد پڑھتے ہوئے مخاطب کے صیغے کے ساتھ) السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ (اے نبی! آپ پر سلامتی ہو) کہا کرتے تھے، لیکن جب آپ ﷺ وفات پا گئے تو صحابہ کرام نے (تشہد میں) یہ کہنا شروع کر دیا: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (اللہ کے نبی ﷺ پر سلامتی ہو)۔“

(فتح الباری لابن حجر: 314/2، 315، تحت الحديث: 831، وسنده صحيح)

حافظ ابن حجر نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

امام طاووس بن کیسان تابعی رحمہ اللہ بھی تشہد میں غائب کے صیغے کے ساتھ

السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ پڑھا کرتے تھے۔ (مسند السراج: 825، وسنده صحيح)

علامہ سبکی کہتے ہیں:

إِنْ صَحَّ هَذَا عَنِ الصَّحَابَةِ؛ دَلَّ عَلَى أَنَّ الْخِطَابَ فِي السَّلَامِ بَعْدَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ وَاجِبٍ، فَيَقَالُ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ .

”اگر صحابہ کرام سے یہ غائب والا صیغہ ثابت ہو جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد تشہد میں پڑھے جانے والے سلام میں خطاب کا صیغہ استعمال کرنا واجب نہیں۔ چنانچہ نمازی (غائب کے صیغے کے ساتھ) یہ بھی کہہ سکتا ہے: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ (نبی ﷺ پر سلامتی ہو)۔“

(فتح الباری شرح صحيح البخاري لابن حجر: 314/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، علامہ سبکی کی بات پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

قُلْتُ: قَدْ صَحَّ بِلا رَيْبٍ .

”میں کہتا ہوں کہ یہ بات بلا شک و شبہ ثابت ہو چکی ہے۔“

(فتح الباری شرح صحیح البخاری: 314/5)

ان دلائل سے واضح ہوا کہ تشہد میں ’السلام علیک ایہا النبی‘ اور ’السلام علی النبی‘ دونوں الفاظ پڑھنے درست ہیں، البتہ اولیٰ وہی الفاظ ہیں جو نبی کریم ﷺ نے سکھائے۔ صحابہ کرام سے منقول الفاظ جواز پر محمول ہیں۔

فائدہ ③ :

سلامہ کنڈی کا بیان ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لوگوں کو یہ درود سکھایا کرتے تھے:

اللَّهُمَّ دَاحِيَ الْمَذْخَوَاتِ، وَبَارِئِ الْمَسْمُوكَاتِ، وَجَبَّارِ الْقُلُوبِ
عَلَى فِطْرَاتِهَا شَقِيَّهَا وَسَعِيدِهَا، اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ، وَنَوَامِي
بَرَكَاتِكَ، وَرَافِعَ تَحِيَّاتِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، الْخَاتِمِ لِمَا
سَبَقَ، وَالْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ، وَالْمَعْلُومِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْدَّامِغِ
جَيْشَاتِ الْبَاطِلِ، كَمَا كَمَلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِبَاعَتِكَ، مُسْتَوْفِرًا
فِي مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ مُلْكٍ فِي قَدَمٍ، وَلَا وَهْنٍ فِي عِزِّمْ، دَاعِيًا
لَوْحِيكَ، حَافِظًا لِعَهْدِكَ، مَاضِيًا عَلَى نَفَادِ أَمْرِكَ حَتَّى أَوْرَى تَبَسُّمًا
لِقَابِسٍ بِهِ، هُدَيْتِ الْقُلُوبُ بَعْدَ خَرَصَاتِ الْفِتَنِ وَالْإِثْمِ بِمُوضَحَاتِ
الْأَعْلَامِ، وَمَسَرَّاتِ الْإِسْلَامِ وَمَائِرَاتِ الْأَحْكَامِ، فَهُوَ أَمِينُكَ

الْمَأْمُونُ، وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُونِ، وَشَهِيدُكَ يَوْمَ الدِّينِ،
وَمَبْعُوثُكَ نِعْمَةً، وَرَسُولُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً، اللَّهُمَّ افْسَحْ لَهُ
مُتَفَسِّحًا فِي عَذْلِكَ، وَاجْزِهِ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ، لَهُ
مُهَنِّيَاتٌ غَيْرُ مُكَدَّرَاتٍ مِّنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَعْلُومِ وَجَزِيلِ عَطَائِكَ
الْمَجْلُولِ، اللَّهُمَّ أَعْلِ عَلَى بِنَاءِ الْبَاقِينَ بِنَائِهِ، وَأَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ
وَنُزْلَهُ، وَأَتِمِّمْ لَهُ نُورَهُ وَاجْرَهُ مِنْ ابْتِعَائِكَ لَهُ، مَقْبُولَ الشَّهَادَةِ
مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ، ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ، وَكَلَامٍ فَضْلٍ، وَحُجَّةٍ وَبُرْهَانٍ عَظِيمٍ.

(الأوسط للطبراني : 9089؛ الشريعة للأجري : 420؛ كتاب الصلاة على النبي صلى

الله عليه وسلم لابن أبي عاصم : 23)

اس کی سند ”ضعیف“ ہے، کیونکہ:

① سلامہ کنڈی راوی ”مجهول“ ہے، اسے امام ابو حاتم رازی نے ”مجهول“ کہا ہے۔

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم : 301/4)

② سلامہ کنڈی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے، لہذا روایت ”مرسل“ بھی

ہے، جیسا کہ:

❁ امام ابو حاتم رازی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَلَامَةُ الْكِنْدِيِّ؛ رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
مُرْسَلٌ، حَدِيثُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

”سلامہ کنڈی؛ انہوں نے سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ پر درود
پڑھنے کے حوالے سے حدیث روایت کی ہے، جو کہ مرسل ہے۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 300/4)

✽ حافظ علائی رحمہ اللہ (۶۹۴-۷۶۱ھ) اہل علم سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

لَا يَعْرِفُ سَمَاعٌ سَلَامَةَ عَنْ عَلِيٍّ، وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ.

”سلامہ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور یہ (درود والی) حدیث مرسل ہے۔“

(جامع التحصيل في أحكام المراسيل: 183؛ تحفة التحصيل في ذكر رواة المراسيل

للحافظ أبي زرعة العراقي، ص: 142)

✽ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰-۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَكَلَّمَ عَلَيْهِ ابْنُ قُتَيْبَةَ فِي مُشْكِْلِ الْحَدِيثِ، وَكَذَا أَبُو الْحُسَيْنِ
أَحْمَدُ بْنُ فَارِسٍ اللُّغَوِيُّ فِي جُزْءٍ جَمَعَهُ فِي فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ إِلَّا أَنَّ فِي إِسْنَادِهِ نَظْرًا، قَالَ شَيْخُنَا
الْحَافِظُ أَبُو الْحَجَّاجِ الْمِزِّي: سَلَامَةُ الْكِنْدِيُّ هَذَا لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ،
وَلَمْ يُدْرِكْ عَلِيًّا.

”اس روایت پر امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ’مشکل الحدیث‘ میں کلام کی ہے، اسی طرح ابو حسین، احمد بن فارس لغوی نے اپنے ایک رسالے میں بھی بات کی ہے، جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر درود کے فضائل پر مرتب کیا تھا، لیکن اس کی سند محل نظر ہے۔ ہمارے استاذ حافظ ابو حجاج مزی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ سلامہ کنڈی راوی مجہول ہے اور اس کی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات بھی نہیں ہوئی۔“

(تفسیر ابن کثیر: 462/6، ت: سلامة)

✽ حافظ سخاوی رحمہ اللہ (۸۳۱-۹۰۲ھ) نے اس روایت کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

(القول البدیع، ص: 34)

لطیفہ :

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی بریلوی لکھتے ہیں:

”اور یہ مسئلہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ نماز والا اور درود ابراہیمی صرف نماز میں پڑھ سکتے ہیں، نماز کے علاوہ پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے، اس لیے کہ اس میں سلام نہیں ہے، حالانکہ بحکم قرآنی سلام پڑھنا بھی درود شریف کے ساتھ اسی طرح واجب ہے جس طرح درود شریف، وہ درود ناقص ہے جس میں سلام نہ ہو۔ درود ابراہیمی نماز میں اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں سلام پڑھ لیا گیا وہاں آیت صلوٰۃ پر مکمل عمل ہو گیا، وہابی دیوبندی حضرات چونکہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں، اس لیے وہ درود ابراہیمی پڑھنے پر زور دیتے ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی بعض جاہل پیر اپنی حماقت سے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیتے ہیں مگر قرآن مجید کی آیت پر غور نہیں کرتے، ہر وظیفہ کے لیے سب سے مکمل اور مختصر درود شریف خضریٰ ہے وہ پڑھنا چاہئے۔“

(تفسیر نعیمی، جلد: 16، ص: 110، مطبوعہ نعیمی کتب خانہ، گجرات)

مذکورہ عبارت سے درج ذیل باتیں عیاں ہوتی ہیں:

① درود ابراہیمی نماز کے علاوہ کسی بھی دوسرے موقع پر پڑھنا گناہ اور ناجائز ہے اور وہاں بھی صرف اس لیے جائز ہے کہ تشہد میں درود سے پہلے سلام پڑھ لیا ہوتا ہے، ورنہ وہاں بھی اس درود کی کوئی جگہ نہیں بنتی۔

② سلام کے بغیر درود ثواب کی بجائے ناجائز اور گناہ کا سبب بنے گا۔

③ اکیلے درود ابراہیمی سے سلام کا انکار لازم آئے گا، جو لوگ اکیلا درود پڑھتے

ہیں، وہ سلام کے منکر اور دشمن ہیں۔

④ اکیلے درود ابراہیمی کی تلقین کرنے والے لوگ احمق ہیں۔

⑤ درود ابراہیمی کی بجائے درود خضریٰ پڑھنا چاہئے۔

ہماری گزارش:

ہم نے اوپر صرف مفتی افتداح احمد خان کی مراد کو کھول کر لکھ دیا ہے، کوئی بھی سادہ سے سادہ مسلمان بھی ذرا غور کرے تو بآسانی معلوم ہو جائے کہ صحیح احادیث اور اجماع کے خلاف مفتی افتداح صاحب کی اختراع کیوں کر دین بن سکتی ہے؟ شاید اس موقف میں ان کا کوئی ہم خیال ہو۔

یاد رہے کہ اہل بدعت نبی کریم ﷺ پر ذاتِ گرامی پر اکتفا نہیں کرتے۔ نت نئے شریک اور مبالغہ آمیزی پر مبنی درود بنا کر ان کے فضائل گھڑتے رہتے ہیں۔ اب لوگوں کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ مارکیٹ میں جا کر پوچھتے ہیں کہ نیا درود کونسا آیا ہے؟

اہل بدعت کے چند درودوں کے نام ملاحظہ فرمائیں، جن کے من گھڑت اور خانہ ساز فضائل و مناقب انہوں نے بنا رکھے ہیں:

- | | | |
|--------------|---------------|--------------|
| ① درود شفاعت | ② درود غوثیہ | ③ درود لکھی |
| ④ درود تاج | ⑤ درود تجینا | ⑥ درود ہزارہ |
| ⑦ درود ماہی | ⑧ درود عبدوسی | ⑨ درود خضریٰ |
| ⑩ درود ناریہ | ⑪ درود کواہل | ⑫ درود زیارت |

بعض کتابوں میں اور بھی بہت سے شرکی و بدعی الفاظ پر مشتمل درود اور ان کے من گھڑت فضائل موجود ہیں۔ ایسی کتابوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

ایک صاحب نے درود و سلام کی فضیلت میں ”آبِ کوثر“ نامی کتاب لکھی ہے، جس میں جھوٹی اور بے سند و بے سروپا روایات کو نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی کی طرف منسوب کیا ہے۔ یہ اقدام انتہائی فبیح ہے۔

تنبیہ :

بعض لوگ الصلاة والسلام عليك يا رسول الله کے الفاظ سے خطاب کے عقیدے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام پڑھتے ہیں کہ آپ حاضر و ناظر ہیں اور ان الفاظ کو سنتے ہیں۔

جناب حاجی امداد اللہ کی صاحب کہتے ہیں :

”الصلاة والسلام عليك يا رسول الله بصيغہ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں۔ یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے۔ لہ الخلق والامر عالم امر مقید بجهت و طرف و قرب و بعد و غیرہ نہیں ہے۔ پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔“
(امداد المشتاق از اشرف علی تھانوی، ص: 59)

گم راہ صوفیوں کی ”اتصال معنوی“ جیسی گم راہ کن اصطلاحات کا کوئی اعتبار نہیں۔ یہ نظریہ اس حدیث کے سراسر خلاف ہے، جس میں نبی اکرم ﷺ نے بتا دیا ہے کہ اللہ کے فرشتے درود پہنچانے پر مامور ہیں۔

جناب اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کہتے ہیں :

”البتہ اگر اس خطاب سے عوام میں مفسدہ ہو تو اس کا اظہار ممنوع ہوگا۔“

(امداد المشتاق، ص: 59)

جناب تقی عثمانی دیوبندی حیاتی صاحب کہتے ہیں :

”بہر حال درود و سلام میں الفاظِ خطاب کا استعمال اگر کسی غلط عقیدہ سے نہ بھی ہو تو تب بھی موہم شرک و افترا ہونے کی وجہ سے ممنوع ہے۔“ (درس ترمذی: 2/255)

درود و سلام اور ایک کفریہ حکایت :

اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کے ایک مرید نے اپنا ایک واقعہ جناب تھانوی صاحب کو لکھ کر بھیجا۔ وہ واقعہ اور اس پر تھانوی صاحب کا تبصرہ ملاحظہ فرمائیے :

”خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں، لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی تھانوی) کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں۔ اس کو صحیح پڑھنا چاہیے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ ﷺ کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے، حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں، لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور یہی چند شخص حضور کے پاس تھے، لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا، لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطقہ بدستور تھا، لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور ہی کا خیال تھا۔ لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جاوے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جاوے، بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں : اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے

اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی، خوب رویا۔ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور (تھانوی) کے ساتھ باعثِ محبت ہیں، کہاں تک عرض کروں؟
جواب: اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو، وہ بعینہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔“ (الامداد، صفر 1336ھ، ص: 35)



دینی راہ نمائی کے لیے رابطہ:

دینی راہ نمائی کے لیے ان نمبرز پر رابطہ فرمائیں:

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری:

0300-5482125

0331-5482125

0313-5559162

حافظ ابو یحییٰ نورپوری

0300-8558957

خوابوں کی تعبیر کے لیے رابطہ:

خوابوں کی تعبیر کے لیے اس نمبر پر رابطہ فرمائیں:

محترم جناب حافظ آصف نذیر صاحب:

0301-8000555